

نکودتہ العلماء کا پچھائی سالہ تاریخی اجلاس

غیر منصرم خبودستان بلکہ غیر منصرم پنجاب کے ایک تاریخی شہر
منصریہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۲ء عکون ندوۃ العلماں کا باہمیوں
جلاس شفہ مہما تھا۔ کسی صدارت کو مولانا فتح حسین صاحب وزیر
عمر و امور راجحہ دیانت بھاد پور نے روشن بخشی تھی جلیس
ستقبالیہ کی صدارت کے فاعل ندوۃ العلماں کے متاز کن انتظامی
جناب شیخ صادق حسین صاحب پرستاری لاء، بہری محیلیہ کو فصل نے
انجام دئے۔ متاز شرکاء اور مقررین میں نواب صدر بارجگل مولانا
جیب الرحمن شاہ شروانی (جیش نامندہ حصوصی نظام دکن) مولانا
سفیت محمد نوار الحسن صاحب ایم۔ اے سکرٹری تعلیمات ریاست بھیال
و جیش نامندہ حصوص نواب صاحب بھوپال (صفی الدولہ حامی اللہ عزیز)
علی حسن خان صاحب (ناظم ندوۃ العلماں) کاظمی حبیلیان منصور پوری
دشمن جمع و عضو درجۃ العالمین) مولانا سید سلیمان ندوی (ستفیلیم الیکھو)
ندوۃ العلماں، مشی احتشام علی صاحب (محمد عالی ندوۃ العلماں) مولانا
ظلام محمد حبلوی، مولانا عبد الرحمن کاشڑی، مولانا عبد اللہ بنیاس، مولانا محمد ورد
غنوی، مولانا ابو بکر محشریت صاحب ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ،
مولانا عبد المکیم محمد نجیبی، مولوی علام محمد الدین صاحب تصریحی، مشی
فضل حسنا صاحب، داکٹر سیف الدین پکلو، مولانا افغان علی شاہ وغیرہ
دہ متاز شخصیتیں بخیر ہن کی دیدے موجودہ فصل اپنی آنکھیں روشن
پس کر سکتیں۔

اس اجلاس کے رواداد کی آخری سطحی یہ کہ پرنسپلز کا
کاریاب اجلاس کے بھن و خوبی انتظام پذیر ہونے پر ب لوگ طفین ہو کر
اپنے اپنے مگروں کو واپس ہونے لگے۔ اس ایسے موقع کے ساتھ ک
جب مسوی پھر زدہ اعلاء کے ان درج پر در جلسہ میں شرکت کا موقع
نصیب ہو گا اور اس تابع کا سفر جاری رہے گا لفڑا و قد کا یہ فیصلہ
تھا کہ نصف صد تک پہلا مسئلہ رہے۔ وہ نسل جس نے اتنے بخوبی اجلاس
کو دیکھا تھا اور ملٹا اس میں حصہ لیا تھا وہ اپنے اسکے سے دربارہ ان
مناظر کو دیکھنے کی حرمت نکرا اس دنیا سے رخصت ہوئی۔ اس نسل کے ایک
نائندے نواب صدر بارہنگہ سولہ نایاب الرحمن خان انصار شرودی ایک نکھنے
کو "انستاد" بھی سے میں نہ وہ اعلاء کے نایاب خدمت میں ہوں۔ اس نے شروع
کے آج تک اس کے بھنے جلے ہوئے بیٹے میں شریک بتوار بابوں اور
ایک کیشنل کافرنیس کے بھنی بہت سے بھنے دیکھے ہیں۔ اس نے اس قسم
کی بھالیں کا بھنے جو بخوبی ہے وہ کم ہیں، میں بلطفت دل سے کہتا ہو
کہ جو حالت ہرے دل پر بیان طاری ہوں اور جو اغتر بسان جیسا جواہر
کیل باہمہ شویدا ایسا کبھی نہیں ہوا۔ میں مولا نایاب الرحمن خان
صاحب شرواںی اپنی زندگی کے آخری ندوہ اعلاء کے لاگئن اشناہی
اور مولا نایاب سیام ندوی؟ داکٹر سید علی العلی دہڑھا تو وہ اعلاء کے اُن
مارنی جلسوں کے احیار و اتفاقات کا اصرار فرماتے رہے۔ مگر ملک
کے ممالک اور نہ وہ اعلاء کے محمد و رو سائل نے اس بات کی اجازت
وی کی اتھے جو سیانے پر کسی جلے کی ذرداری اپنے سرل بھائے حسین
گل و سروں ملک کے ممتاز اصحاب نکار اور اعلاء جیسے ہوں۔ اپنے زرگوں
و اس دیر نے آگرہ کو ۳۰۰ اکٹھوڑا سرفورہتہ عموں شکلیں دیکھ کر
وہ اعلاء کے بھر جو دل کا اکیل جدید مشکر سے بھر آتا ہے۔

ایڈیسرن- اساق جلیس ند وی

جلد ۱۳ - پیشماره ۱۵-۲-۳-۸

پندره روزه سید حسن

عطاء موسى کو بھر درگاہ حسین سے مکونے والا ہے۔ ۶۳۔ سیکھ کو ویرکانی، ویرکن ہندوی، لطف اعلیٰ

العرض التعليمي والثقافي ٢٠١٣ Educational and Cultural Exhibition ٢٠١٣

”آج پورا عالم اسلام ندوہ کی قابل تحریک مساعی کا احساس رکھتا ہے اور نشوستہ کے ان کو مٹھیشود کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو یہاں دیے جا رہے ہیں“

حفلہ قرآن کریم کا ایک مقابلہ ہمارے بیان ہوا جس کا ایک اعلیٰ اعماق پرستی کو مندرجہ بیان ہے:

بُنَادِ سَلَانَ اپنے زون کو مٹھیشود کے پڑتے
رہے کیجئے اور اسیں کو مٹھیشود کے پڑتے
ہو۔ مِنْ مَطْهَرٍ سَمِّیْمٍ کا حُمْرٌ رَازٌ اور اس کا مَسْرَازٌ وَارِدٌ
بُنَادِ سَلَانَ طالبِ علم بھی تھا۔ اس کا کامِ مُصْرَیْسَت
ساقِ پیٹے جیسا تھا۔ جس میں زیرِ عظمِ صدر اسے اعماق
رہے میں بھیجا دیا جائے کہ اسے انکے اور
سیتِ بُنَادِ اعماق بھی حاصل کی اور وہ ملکت
کی طرف اسے اسے جو کے لئے سفرِ حیثیت کی آمد
رفت اور وہاں کے قیام کا لکھت پڑیا گی۔

بُنَادِ سَلَانَ مسلمان اور اسہر شریف کی دریان
قائمِ سدا پارِ رشتوں کا یہ زندہ خالی ہے۔
اگرچہ ان روابطِ تاریخ کی ہمگلوار یاد
ہے۔ میں ایڈر ہے کہ تعلقاتِ روزافروں ناٹ
ثابت ہوتے رہیں گے اور اس مبارک ترین موقع
پر یہ صدرِ چہرہ مرکزِ اسلام کا اک جناب اور
ساداتِ کل عالم سے اعلان کرنا۔ جو اس کا بجکام حاصل
محسوس کر رہا ہوں کہ ہندوستانی طلباء کیے لئے
انہرِ شریفتے اپنے علحت کا جلوں پر یہی علیمی
وقایت فراہم کرے۔

سُلَانٌ نُبُلٌ کے میں اس کے ساتھِ خداوندی کی
حکمت کے نتیجے میں اس کا ایک حصہ
کو تکمیل ہے تو سارا جسم کو بھی جیسی
ہو جاتا ہے۔ ان کی پیغمبری حرام پوچھا جائی اور
کہ طرف سے بھی اعلان کرنا ہوں کہ انہرِ شریفت
ان کی پیغمبری پر زندگی۔ ہم آپ کے ماضی،
حال و مستقبل پر زمانے میں آپ کے ساختے
کے طور پر اس اساتذہ آپ کے تعلیمی احوال
کے لئے بھیجا کا ختم کیا ہے۔ آج بھی انہر
سے سیراب ہو چکے ہیں۔

شریف کے صرف کلیتیہ اصولِ الدین
میں پانچ ہندوستانی طلباء تعلیم
دینی کے گوئے گوشے میں مسلمان
اپنے ان مسلمان بھائیوں کے احساس
حاصل کر رہے ہیں جن میں سے دس
پورٹ زنجوٹ کا سائز میں ہیں۔

تہذیب کے تفاصیل

بیدارانِ اسلام؟

تذکرہ و مظہرات مغربی ایجاد

و تہذیب کی تقدیم میں میدانیہ

جهان تک مغرب کا قطب ہے

اس سے منعت و حرفت اور

مائش و تکنالوجی کے میدان

میں نہ صرف مغرب کے دوش

بدوش چلیں بلکہ اس سے آگے

تک جائیں ہاں لیکن تہذیب

و تہذیب کے معاملے میں آداب

تجھیس علم و عمل کے اس پیشہ صافی

انسان کے مبدأ فیاض قرآن

و مستت کی قائلہ ہوئی انبیاء دونوں

کو مدد نظر کھڑھوئے اسکے

خطوط سے سرموں مجاوز نہ

کرنا چاہئے۔

یہی سے اعلان سے دریان ایسی پیش
چھڑی ہے کہ اسی سے خالی ہو گے
ہر کو گردہ ہو گے اور وہ پہلے اس سال
اور اس کے ہول کی تخت

مزدیقیت کی بینا دیں کوئی بھی پوچھ
بے اسی ایک حد و میں کوئی نہیں تاواری
کردا۔ اسی کے درپیش میں اس کا
کوئی نہیں تھا۔

اس پرے صاحبِ ایمان بھائیو!

مجھے اتحادِ اسلامی کے اس

عظمِ اشانِ جشن کے موقع پر اس

حسین ریطا و تعاقب کی خوشنگواری پاد

آرہی ہے جو جامع ازہر اور منور نی

صلانوں کے دریانِ بعدِ قدیم سے

قائم ہے نہ اکٹھکرے کو گردش

یہی وہار اس رشتے کی شادابی کو

تباہ نہیں کر سکی ہے تاہرِ خشم تاہد

یہ اپنے اس رہنمائی سے نومن از سادت

کے ہندوستان کے کروڑوں فرنڈیں

تجھیس علم و عمل کے اس پیشہ صافی

سے سیراب ہو چکے ہیں۔ آج بھی انہر

شریف کے صرف کلیتیہ اصولِ الدین

میں پانچ ہندوستانی طلباء تعلیم

اپنے ان مسلمان بھائیوں کے احساس

پورٹ زنجوٹ کا سائز میں ہیں۔

تاریخ تحریک ندوہ علماء

اند: اسماعیل بن نبی وہ

عصر حاضر کی غلبہ دینی اور یہی تحریک کی میتھنہ اور مفضل تاریخ

جلد ہی منظرِ عام پر آ رہی ہے۔



کا احساس ہے اس کی خوشی سے

خوش اس سے ہم خوش اور جس سے

وہ ناراض اس سے ہم ناراض ہونکر

ساری دنیا کے مسلمان ایک ایسی

عمرت کے ماندہ ہیں جس کی ایک ایسی

پر دوسرا ایس کا اخصار ہے۔

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور

وہ اسے کبھی اور کسی حال میں تنہا

نہیں چھوڑ سکتا۔

مسلمان اپنے روایتی تعاون و محبت میں اکیم

کسی نتیجہ تک پہنچنے میں کامیاب

ہو جاتا ہے، توہم اس کو ایک

مبادرک اور تاریخ ساز اجتماع

کہ سکتے ہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ

یہیں اعلیٰ ہے اور جسے اپنے اسے اپنے

پورے ازیں۔

اس کا فرنڈیں کے لئے کہ جس نے دنیا پر

کہ بہترین دعاؤں اور نکلن و علا کو جمع کر لیا ہے،

یہیں قلب سے بھاری و عابر کر کے جایا ہو اسے

سے کہ لے تاہلی تقدیر نہیں ہے۔

میں شریک ہیں جو اپنے اپنے ملکوں

میں اقلیت کی ماندہ کی کرتے ہیں۔

ہمیں ان اقلیتوں کے رنج و راحت

ہمیں نہیں ہے۔

اسے کہ لے جائیں گے۔

بُنَادِ سَلَانَ کے ساتھِ ساری

حروفِ اسلام کے ساتھِ ساری

بُنَادِ سَلَانَ کے ساتھِ ساری

حروفِ اسلام کے ساتھِ ساری

بُنَادِ سَلَانَ کے ساتھِ ساری

حروفِ اسلام کے ساتھِ ساری

توجہ مبذول کرنا چاہیں گے۔ مذہبیہ کر زیادہ تر طلباء کو تعلیم کے وصہ مولت نظر کر دینے کے بعد ممکن ہو جائے کہ اس طبقہ کا ایک حصہ طلباء کو تعلیم کے اعلیٰ مرحلے لگانے پر صرف کشکیں۔ درودی بات یہ ہے کہ یعنی اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ اس اوقات کی آمدنی کا ایک بلاعمر حق تعلیمی طلباء کی مالی ضروریات کو پوری کرنے کے لئے استحکام ہو۔ اس مقصد کے تحت ان اوقات کی پختنخی کے ذریعہ ان کی آمدنی میں احتراز کا بھی اپنے پر چاہئے۔ ایک اسلام بے جوہی مادر ملکہ دونوں طفیلوں پر نئے فیصلوں اور اقدامات طالب ہے۔ تحریک بات یہ ہے کہ ہمارا نظر موجودہ حالات میں سماج کے لئے جتنا ممکن ہے اس کی مناسبت سے ہم سماج اس کی سر پستی کی توقع کر سکتے ہیں یہ اکابر واقع ہے کہ اپنی موجودہ حالات میں برداشت دن بدن افادت سے خود ہمارا باب کیونکہ ایک طرف تو سماج کو جو خوبصورتی درپر میں اپنی پورا کرنے سے یہ قابل رہتا ہے جو دوسرا طرف اس نظام سے جو کچھ درکار ہے اسے سماج بڑی حد تک بے صرف پاتا ہے اصل توجہ اس صورت حال کے علاقہ کی طرف کرنی چاہیے۔ کوئی وجہ نہیں کہ اس کی اصلاح کے بعد ہمارا تعییں نظام اپنی خدمت اور کے بل پر معاشرہ سے اس قدر مالی سرپر حاصل ہو سکے جو اس کو حکما کر ہو۔

پند وستان اور اسلامی دنیا میں اس علم کی ترقی سے گہری درجی پر رکھنے والے ماہرین تعلیم اور بابِ حل و فصل کے اس سے اسی بات کی ایسی دلیلیت کی جاتی ہیں ان سائل اور ان جیسے ان درپر سماج مسلسل توجہ کرنے کا اہتمام کرے کہ جس مجلس کے دوسرے ارکان نے اجتماع کے رکھے ہیں۔ اس اجتماع میں غور و بحث کے مناسب ہو گا کہ یہ کام علماء اور ماہرین کی ایک مختصر مجلس کے سپرد کیا جائے کہ وہ سیسی ان سائل کے حل کے لئے سوزوں بھجا سرت کرے۔

ہر ہو یا داخلِ تھابِ علوم سے فرمی تعلق رکھنے والے بیانوں کے مطابق ان لاہوری بروں میں ارشاد فارغ اعلیٰ، اگر یہی اور چند دوسری اہم زبانوں میں شائع ہوئے تو اس طبقہ کا موجودہ ہونا بھی ضروری ہے جو نہ کوہہ بالا علوم سے برداشت یا با الواسط تعلق رکھنے ہوں۔ ایک دارالعلوم جس کی بیان اور رسالوں کا مقام استاد کے مقام کے بھم پڑے۔ ان کی فراہمی کے بیز جسمانی علم نامہ ہتھا ہے۔

علم کی ترقی کے لئے علمی کافرنسوں اور میاں اسلام کا اتفاق ہے۔ اس اہتمام کو بھی ایک جامع نظام تعلیم کا لازمی جزو کہا جانا چاہیے۔ علم کے اختصاصی مرحلہ اور اس کے اجتہادی اور تحقیقی رجحان کے پیش نظر اسلامی معرفتوں اور شخصی علوم سے تعلق اٹکنے والا کافرنسوں اور میاں اسلام نہ کوہہ کے اتفاق کے سلسلہ کو مختلف دارالعلوموں کے ایک لیے وسائلی ادارہ کے سپرد کرنا چاہیے جس میں تمام اہم ادارے اور مکاتب تحریر کی نمائندگی ہو۔

علم اور اس کی ترقی جزا فیاضی حدود سے بے نیاز ہے۔ اس بات کی ثابتت کے ساتھ ضرورت ہے کہ کافرنسوں اور میاں اسلام نہ کوہہ کے اتفاق اعلیٰ تحقیقات کے اداروں کا قیام، اور مختلف اسلامی علوم سے متعلق علمی جرایم کے اجراء کا قائم ہیں الاقوامی سطح پر بھی تنفس کیا جائے تاکہ اس کے لئے درکار بہترین ذہن اور وسیع وسائل کی فراہمی بکار اشتریں دہن اور وسیع وسائل کی ساختہ حکم ہو سکے۔ عالم اسلام کی ادیگی علمی شخصیتوں اور بلت اسلامیہ تحریر کے جوہی کے علماء کے اس اجتماع میں اس باتے میں عمل اقدامات کے سلسلہ پر مدد و معاونت کیا جانا چاہیے اور بخوبی متعارف کیا جائے کہ جوہی کے ادویہ صلاحت کے طبقہ کو دہن اسے زیادہ دست اور گہرائی کے ساتھ منتظم کیا جائے جتنی کہ فی الحال خودہ العلماء میں دارالعلوموں میں میسر ہے۔

ہندوستان میں دینی تعلیم کے نظام کی تعمیر نو کے بعض دوسرے اہم تفاصیلے بھی ہیں جن کی طرف بیان اشارہ ضروری ہے۔ باری درستگاہوں میں اساتذہ کو جن شرائط پر کام کے جتنے بوجہ کے ساتھ اپنے فرانش انجام دینے پڑتے ہیں وہ اس بات کو تقریباً نہیں بنادیتے ہیں کہ اس منصب کے لئے ابتداء میں صلاحیت کے بوجہ پر بول سکیں۔ اور جو لوگ اس پر فائز ہوں وہ اپنی ذمہ داریوں کو کاحد ادا کر سکیں۔ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ مشاہروں میں غیر عربی افغانی کے جائیں۔ اور مشاہروں کے اسکیل کو متوازی جدید نظام تعلیم میں مروجہ شرحوں کے ساتھی نہیں تو قریب ضرور لایا جائے۔

دوسرے طرف استا در تدریس کا بارہ ماہی مدت میں سے کسی ایک تحریر سے والیستہ بول کر ذمہ دوسال تک کیسے ہو کہ صرف اسی علم کا مطالعہ کرے تاکہ اس پر پورا عبور حاصل ہو جائے۔ چھر اس مرحلہ سے فارغ ہونے والے ایسے علماء کو اس بات کا موقع بھی فرامکرنا یا ہے کہ دو تین برسوں کے مزید مطالعہ و تحقیق کے بعد اپنے میوان اختصاص سے تعلق کسی ایک موضوع پر ایک جامع مقالہ تیار کریں جس کی جا پڑ کے بعد انہیں داکٹریٹ کی سند دی جائے۔

آج ہمارے منازعہ دارالعلوموں کو بھی اہم اسلامی علوم کی اچھی میਆں پر تدریس کے لئے میਆں استاد نہیں میسر ہے جیسا میلانی تھا اسی میانے کے نتیجے علماء اور ماہرین قانونی جس کی حدیث کی تحقیق یا کسی تغیری مسلم کے حل کے لئے کسی کل طرف رجوع کرنا چاہئے ہیں تو بھی ان کی تلاش اکثر ناکام رہ جاتی ہے۔ مختلف اسلامی علوم سے متعلق جو تصانیف ساختے آئیں پس وہ ایک کے علمی کام پر شاذ و نادر ہی کوئی اضافہ کرنے نظر آئیں۔ اس صورت حال کا علاج اس سے متعلق جدید علوم کا گہرائی میں اُتر کر مطالعہ کریں۔ اور پھر اس پہلو سے متعلق امور و مسائل کو سامنے رکھ کر قرآن و سنت اور سلف صالح کے علمی اور فکری کام کی طرف رجوع کریں۔ اس کام کے کچھ مخصوص تفاصیلے میں جن کی تکمیل کے لئے مخصوصی علمی تحقیقی اداروں کا قیام درکار ہے، جسے علیحدہ سے غور و بحث کا موضوع بنانا چاہیے۔ دور حاضر میں اسلام کی ایک بڑی ضرورت ایسے اداروں کا قیام ہے جو دینی نظام تعلیم کے فارغ علماء اور یونیورسٹیوں کے فارغ ماہرین، دونوں طفیلوں کے بیہرن افراد کو جمع کر کے اجتماعی طور پر اجتہادی اور علمی اور فکری کام کی انجام دی کا اہتمام کریں۔

جبکہ کھانا ہو گا تک اس سے فارغ ہوں والوں کو سعید کاموں کی انجام دہی کے لئے تیار کرنے والی مخصوصی تربیت کو بھی اپنے نظام تعلیم کا بوجوہ نہیں چاہیے۔ مخفیہ کام خطاہت، صحفت، تصنیف و تایف اور تدریس میں بہتر کی تربیت کا کوئی اہم مہم نہیں کیا جاتا۔ اور اسکی مدت اس فن کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر مستین کرنی چاہیے۔ مروجہ نظام میں اس قسم کی تربیت کا کوئی اہم مہم نہیں کیا جاتا۔

اہتمام ہماری اہم دینی اور سماجی ضروریات کی سلیقہ مندی اور اعلیٰ کارکردگی کیا جاتے تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ اور فارغ ہونے والے علماء کی معاش کا سلسلہ حل کرنے میں بھی دو گماہ ہو گا۔

تیرپرے مرحلہ سے فارغ ہو کر جو عہدہ جب یہ انسان کی اسنادی رہنمائی کا کام پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دینا چاہیں ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کر زندگی کے کسی ایک پہلو شخص فرد کی تربیت بھیست یا سیاست وغیرہ کا انتساب کر کے اس سے متعلق جدید علوم کا گہرائی میں اُتر کر مطالعہ کریں۔ اور پھر اس پہلو سے متعلق امور و مسائل کو سامنے رکھ کر قرآن و سنت اور سلف صالح کے علمی اور فکری کام کی طرف رجوع کریں۔ اس کام کے کچھ مخصوص تفاصیلے میں جن کی تکمیل کے لئے مخصوصی علمی تحقیقی اداروں کا قیام درکار ہے، جسے علیحدہ سے غور و بحث کا موضوع بنانا چاہیے۔ دور حاضر میں اسلام کی ایک بڑی ضرورت ایسے اداروں کا قیام ہے جو دینی نظام تعلیم کے فارغ علماء اور یونیورسٹیوں کے فارغ ماہرین، دونوں طفیلوں کے بیہرن افراد کو جمع کر کے اجتماعی طور پر اجتہادی اور علمی اور فکری کام کی انجام دی کا اہتمام کریں۔

جبکہ کھانا ہو گا تک اس سے فارغ ہوں والوں کے اعلیٰ تعلیم کے نظام کا قطعہ ہے اس کے آخری مرحلہ کا اصل مقصد مختلف دینی علوم کے ایسے ماہرین مخصوصی تیار کرنا ہے جو اپنی بحث و تحقیق کے ذریعہ ان علماء اور اس زمان کے زمانے میں علمی متعلقة

ندوة العلماء

اپنے مشائی جلسوں کے آئینے میں

مرقدہ: اسحاق رضی اللہ عنہ

(دریجیح)

کھر کھا جو کام کس سے فارغ ہوں تو اون
کو بعید کا موس کی ایجاد مہی کے لئے تباہ کرنے
والی خصوصی تربیت کو بھی اپنے نظام تعیین کا برو
بنانا چاہیے۔ یہ بعید کام خطابت، صفات،
تصیف و تایف اور تدریس میں۔ ہر فن کی
تربیت کا کورس علیحدہ ہونا چاہیے اور اسکی
مدت اس فن کے تقاضوں کو سانے رکھ کر
معین کرنی چاہیے۔ مروجہ نظام میں اس قسم
کی تربیت کا کوئی اہتمام نہیں کی جگہ ہے۔
ابتدام ہماری اہم دینی اور سماجی ضروریات
کی سلیقہ منہجی اور اعلیٰ کارکردگی کیسا ہے
ٹکیل کے لئے ضروری ہے۔ اور فارغ ہونے
والے علماء کی معاش کا سُلْطَنِ حل کرنے میں
بھی مددگار ہو گا۔

پسرے مرحلے سے فارغ ہو کر جو علماء
جید ہے انسان کی اسلامی رہنمائی کا کام پوری
فسد داری کے ساتھ انجام دینا چاہیے ان
کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کر زندگی
کے کسی ایک پہلو شلافہ کی تربیت بھیست
یا سیاست وغیرہ کا اختیاب کر کے اس سے
متعلق جدید علوم کا گہرا لی میں اُتر کر مطالعہ
کریں۔ اور پھر اس پہلو سے متعلق امور و
سائل کو سانے رکھ کر قرآن و سنت اور
سلف صالح کے علمی اور فکری کام کی طرف
رجوع کریں۔ اس کام کے کچھ خصوصی تفاہی
ہیں جن کی تکمیل کے لئے خصوصی علمی تحقیقی اداروں
کا قیام درکار ہے، جسے علیحدہ سے خور و بخت
کام مخصوص بنانا چاہیے۔ دور حاضر میں اسلام
کی ایک بڑی ضرورت ایسے اداروں کا قیام
ہے جو دینی نظام تعلیم کے فارغ علماء اور
یونیورسٹیوں کے فارغ نامہ، دونوں طفقوں
سے بہترین افراد کو جمع کر کے اجتماعی طور پر
اجتیادی اور علمی اور فکری کام کی انجام دی
کا ابتدام کریں۔

جبان تک خود دینی تعلیم کے نظام کا
تعلق ہے اس کے آخری مرحلہ کا اصل معصد
مختلف دینی علوم کے ایسے ماہرین خصوصی تبار
کرنا ہے جو اپنی بحث و تحقیق کے ذریعہ ان
علوم میں اضافہ کرنے اور ان علوم سے متعلق
انسائل اور مشکلات کو حل کرنے پر قادر
و کھتہ ہوں جو درس متعین اور علماء کو اپنے
خصوصی کاموں میں پیش آتے ہوں۔ ساختہ ہی ان
ماہرین خصوصی سے ان علوم کی اعلیٰ معیار پر
تعلیم و تدریس کا کام بھی لیا جاسکتا ہے۔ اضافہ
کے اس مرحلہ کو عربی ادب، اسلامی تاریخ،
تفسیر اور درس علوم قرآن، حدیث اور
متعلقة علوم فرقہ اور اصول فقہ اور فلسفہ کلام
کے مختلف شعبوں میں تعمیم کر دینا چاہیے۔

ان میں سے کسی ایک شعبے سے والیستہ ہو کر ازکم
دو سال تک کیسوں بکر صرف اسی علم کا مطالعہ
کرے تاکہ اس پر پورا عبور حاصل ہو جائے۔
چھ اس مرحلے سے فارغ ہونے والے ایک
علماء کو اس بات کا موقع بھی فرامہ کرنا چاہیے
کہ وہ دو تین برسوں کے مزید مطالعہ و تحقیق کے
بعد اپنے میدان اجتماعی میں سے متعلق کسی ایک
موضع پر ایک جامع مقام تیار کریں جس کی
جا پڑ کے بعد انہیں ڈاکٹریٹ کی سند بخانکے۔
آج ہمارے معاشر دارالعلوموں کو بھی
اہم اسلامی علوم کی اچھے معیار پر تدریس کے
لئے معیاری استاد نہیں میسر ہے جیسا کہ
قانون سے متعلق مباحث پتختیق کرنے والے
علماء اور ماہرین قانون جس کی حدیث کی
تحقیق یا کسی تغیری مسئلہ کے حل کے لئے کسی
کی طرف رجوع کرنا چاہئے جس تو بھی ان کی
ملاش اکثر نامام بھی ہے۔ مختلف اسلامی علوم
متعلق جو تصانیف سانے آئیں پس وہ اب تک
کے علمی کام پر شاذ و نادر ہیں کوئی اضافہ کرنی
نظر آئی ہیں۔ اس صورت حال کا علاج اس
ظہور پر ممکن ہے کہ اجتماعی تعلیم کے مرحلہ کو
اس سے زیادہ دست اور گہرا لی کے ساتھ
نظم کیا جائے جتنی کہ فی الحال خدود العلما
جسے دارالعلوموں میں میسر ہے۔

ہندوستان میں دینی تعلیم کے نظام کی
تغیر فوکر کے بعض درسے اہم تفاصیل بھی ہیں
جن کی طرف یہاں اشارہ ضروری ہے۔ ہماری
درستگاہوں میں اساتذہ کو جن شرائط پر کام
کے جتنے بوجہ کے ساتھ اپنے فرانش انجام
دینے پڑتے ہیں وہ اس بات کو نقیر یا ناگزین
نہادیتے ہیں کہ اس منصب کے لئے بہت اچھی
صلاحیت کے لوگ مل سکیں۔ اور جو لوگ اس
پر فائز ہوں وہ اپنی ذرداریوں کو کیا حقد
ادا کر سکیں۔ اس صورت حال کی اصلاح کے
لئے ضروری ہے کہ موجودہ مشاہروں میں غیر محبو
اضافے کے جائیں۔ اور مشاہروں کے اسکیل
کو متوازی جدید نظام تعلیم میں مردود شرحوں
کے مساوی نہیں تقریب ضرور لا جائے۔

دوسری طرف اسدار پر تدریس کا باری باخوبی
اوپنے مرحلوں میں کم کر کیا جائے تاکہ وہ فارغ
اویتات میں اپنے علم میں اضافہ کرنے کا اہتمام
کر سکے اور اساتذہ کو بھی باہمی تبادلہ خیال
نیز طلب سے بیرونی ربط کے بھی موقوع مل سکیں۔
دینی تعلیم کا جو تصور ہم نہیں کیا ہے
اس کے تفاصیل اسی وقت پورے ہو سکتے ہیں
جب ہمارے دارالعلوموں کی لاپرواڈیاں ان
قدیم و جدید علوم کی پڑائی اور نئی کتابوں سے
مالا مال ہوں جو تفاصیل میں شامل کئے گئے

بیرونیات سے نسبتاً زیادہ تفصیلی تعارف کرایا جاتا
چاہئے۔ بالخصوص جوانانی اور اسلامی ادارے
میں الاقوامی سطح پر بعض اعلیٰ مقاصد کے حصول
کی کوششیں کر رہے ہیں، ان کا تقدیری جائزہ
ہونا چاہئے۔

جدید علوم کا جو جامع کووس اس سے پہلے
مرحلہ نصاب میں شامل ہو۔ ایک مناسبت
سے تیرے مرحلہ میں طالب علم کو فرد اور ملائی
کے بارے میں مزید حقائق اور نظریات اور
ان کی تعریف و تکمیل نیز ان کے سائل کے حل کے
میں انتظامی انتظامی جائزہ کے مطابق
کی اضافی حیثیت اور ان پر مبنی پالیسیوں پر
تفصیلی نکاح و انسنے کی ضرورت بمحاذی جائے
اور حقائق کی مزید تحقیق اور تغییش کی اہمیت
جلائی جائے، تاکہ آئندہ مراحل میں سانے
آنے والے امور و مسائل میں اسلامی اعتماد
کے سیاق میں ان علوم سے استفادہ کا پیش
زادی نکاح تینیں ہو جائے۔

دور جدید میں انسانی زندگی کی اسلامی
تکمیل کے ضمن میں ابھی دلی ضرورت سانے
لاتے ہوئے شریعت میں ابھی دلکشاں، اس
کے آداب اور سلف صالح کے اجتہادی فکر کے
منتخب نمونے سانے لاکر طالب علم کو معاصر تجہیز
فکر سے بھی روشناس کرنا چاہئے۔ استاد کی
ذیر نگرانی بحث و مذاکہ کی تربیت دے کر
طالب علم کے اندر اس بات کی صلاحیت پیدا
کرنی چاہئے کہ وہ اجتہادی مسائل میں دوسرے
کی رايوں پر غیر مبین ارادت غیر و تکر، دلائل
کی روشنی میں رد و بقول، اور ان مسائل میں
خود رائے قائم کرنے کا طریقہ اختیار کر سکے۔
اس سے پہلے ہم اس بات پر زور دے چکے
ہیں کہ تفسیر و حدیث اور فقہ کی تعلیم کو صرف
ایک مسلک کی سند فراہم کرنے کی بجائے طالب علم
کے اندر ماضی کے پورے علمی اور فکری سریعہ
سے استفادہ کا رجحان پیدا کرنا چاہئے۔

اس مرحلہ کے نصاب میں انگریزی زبان
کو لازماً جگہ ملنی چاہئے جس کے لئے تجھے مرحلہ
میں انگریزی زبان کو ایک اختیاری مضمون کے
طور پر شامل کر کے ایک بنیادی بھی فرمیں کی
جا سکتی ہے تاکہ جو طالب علم دوسرے مرحلے سے
گذر کر تیرے مرحلہ میں بھی پارے نظام تعلیم
سے والی تہذیب میں دہ دہ کر سکے۔ زبان کی تعلیم کے جدید
طریقوں سے کام لے کر تیرے مرحلہ میں طالب علم
کو اس قابل بنایا جاسکتا ہے کہ وہ اس زبان
میں علمی کتابوں کا مطالعہ کر سکے۔

دینے ہیں کامیاب تھیں ہو سکتا۔ طالب علم کو اس
مرحلہ میں علم سکھا کریں ہم اس سے اس بات کی
وقوع کر سکتے ہیں کہ وہ اگلے مرحلہ میں دین کا مندرجہ
علم محاصل کرنے کے بعد معاصرہ نہ کی کا تنقید و
صلاح کی طرف سے جائزہ لے کر اس کی اسلامی تحریفوں
کے میں پھر رائیں قائم کر سکے گا۔

جو طالب علم آگے چل کر زراعت، تجارت،
یاضفت و صرفت کے بین انوں میں اتنا چاہیں،
یا جن سے ابتدائی تعلیم کے اداروں میں تدریس
یا عام ساجر میں امامت کا ہی کام یعنی زبان
کو اس دوسرے مرحلے سے آگے تعلیم دینے کی
چند اس ضرورت ہیں۔ اسی طرح ہمیں یہ بھی
فرمیں کے آگے بڑھنا چاہیے کہ طالب علم کو
ایک تختہ تقدیم اس مرحلے کے فراغت کے بعد
جدید تعلیم کے نظام میں شرکیں ہو کر اعلیٰ تعلیم
اور ڈگریاں محاصل کرنا چاہیے گی۔ مناسب
ہو گا کہ اس مرحلے سے خارج ہونے والے
طالب علموں کو ہارسکندری کے ساوی اتحاد
کا ماملہ تسلیم کرے اپنے بھی داخل
دیا جائے یا کہ اسکم ان کو پرائیوٹ اسیدوار
کی حیثیت سے ہارسکندری کے امتحان میں
یٹھنے کی اجازت دی جائے۔

دینی تعلیم کے تیرے مرحلہ میں ہری زبان
و ادب پر زیادہ زور دینا چاہیے تاکہ طالب علم
کے لئے اس زبان کی کسی بھی کتاب سے براہ راست
استفادہ ہیں ہو جائے خواہ وہ کسی بھی اسلامی
علم سے تعلیم ہو، اور وہ ان علوم کے ایسے
اختلافی سماحت میں بھی آزادانہ رائے قائم
کرنے کا اقبال ہوئے، جن کا مدار چند عبارتوں
کے صفحے منی کی تحقیق و تعمیم پر ہوتا ہے تفسیر
حدیث، اور فقہ کے علم میں مزید گہرائی اور سوت
پیدا کی جائی چاہیے۔ احمد امام کے بیغز اس بات کی
کے پہلو یہ پہلو طالب علم کو ان علوم سے متعلق
معاصر علمی کام سے بھی متعارف کر دینا چاہیے۔
ذکورہ بالا علوم کے ساتھ جدید علم کلام اور جدید
اسلامی قانون سازی میں در پیش مسائل کے پیغام
میں ماہنے کے علمی کارنامہ کے ان عناصر کی بھی
نصاب میں تائید ہوئی ہے اس بات کا تعلق
کلام، اسلامی شریعت، یا سات شریعہ اور حصول
قانون سازی سے ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور
کلام کے بعض ان مسائل کا مجھی ذکر آنا چاہیے
جو محمد میں زمانے میں اپنے اور غیر میں کی طرف سے
املا کرے گئی ہیں، یا جن کو خاص طور پر مستحب
نہ اپنائیں تو جو بنا یا۔

حرروف اسلامی علوم کے داروں میں اس
تو سچ کے علاوہ اس مرحلہ میں ہبہ حدیث پیش
کی اسلامی تاریخ بھی نصاب میں شامل کی جائے
چاہیے۔ اس کے پیغام اپنا سماج کو دنیوں بنا

اوہ فتوح میں چند ایام کی بولن کی تدریس کے ذریعہ
طالب علم کو ان علوم میں مزید مطالعہ کے قابل بنادیتا
و ذمہ زدنگی کے متعلق احکام دسانیں کو ان کی
ستد کے ساتھ بھی لینے اور تیش آمدہ مسائل میں
ان مائنگ کی طرف رجوع کر کے صحیح حکم تلاش کرنے
پر تقدیر کر دینا وہ کم سے کم مخدص ہے جو حضور مسیح
ہو جانا چاہیے۔

عام طور پر ہماری دینی درسگاہوں میں کسی
ایک فقیہ مسلک کی تعلیم دی جاتی ہے اور مختلف اسلامی
علوم، تفسیر، حدیث اور فقہ۔ اس طور پر چھاءٹ
جاتے ہیں کہ اسی مخصوص فقیہ مسلک کے لئے سند
فرمیں پوادر اس پر اعتماد ہے ساتھ ہی دوکے
مسلسل کی کمزوری بھی واضح کی جانی ہے۔ یہ
کوئی بُری بات نہ ہوئی اگر اس کے ساتھ یہی
ویکر سائل اور ان کا سند کے بارے میں بھی
برآہ راست مطابو کرایا جانا۔ مگر ایسا نہیں
ہوتا، جس سے اپنے مسلک کے حق میں وہ بھیت
پیدا ہوتی ہے جو آگے چل کر معاشرہ میں گردی
عسیتوں کو تقویت ہم پہنچاتی ہے۔ مسلمان
معاشرہ میں گردی عبیت ہر زمانہ اور ہر ملک
میں ناپسندیدہ ہے، مگر جدید زمان میں ہر دن
یہ اس کے تباہ بناہ کن ہو سکتے ہیں۔ مزید
برآہ یہ رویہ عالم کے اندر مآخذ دین کی طرف
جو ہے میں جانب داری پیدا کرتا ہے، جو سے
دینی تعلیم کے اگلے مراحل کے لئے غیر مزدود اور
اپنے سماجی وظیفہ کی انجام دہی میں ناکام بنا سکتا
ہے۔ اس رویہ کی اصلاح کے بغیر اس بات کی
ایسے نہیں کی جاسکتی کہ عالم کے اندر اجتہادی مسائل
میں کچھ ذہن کے ساتھ مآخذ دین کی طرف جو
کا داعی پیدا ہو سکے۔ ضروری ہے کہ طالب علم
کو اس کے مخصوص فقیہ اور کلامی مسلک کے مطابو
دوسرے مسلک سے محجا معاشرت کرایا جائے،
اور نصاب میں ایسی کتابیں بھی داخل کی جائیں
جو اسے اکابر اور وفقت و کلام کے بعد تعلیم سے
فارغ ہو جائے گی۔ مکار اسکم اس نظام تعلیم کی
مذکورہ میں تھیں کہ مزید تعلیم کے ایسے
ظہاری اور دینی علوم کا ہے دوسرا مرحلہ
کی اعتماد مخصوصی ابیت کا ماحصل بہ کہ ہمارے
ظہاری تعلیم سے دلیلت ہوئے والے طالب علموں
کی طالب اکثریت اس مرحلہ کے بعد تعلیم سے
فارغ ہو جائے گی۔ مکار اسکم اس نظام تعلیم کی
مذکورہ میں تھیں کہ مزید تعلیم کے ایسے
جہاں تک جدید علوم کا تعلق ہے ایک
ایسا نصاب وضع کیا جانا چاہیے جو طالب علم کو
انسانی علوم سے متعلق دریافت کرنے کی مدد
زیر تحقیق اور کی بات ایم معاصر نظریات سے
متعارف کر دے۔ اور اسے اس بات سے بھی
اکاہ کر دے کہ تعلیم علوم میں تعلیم طور پر جو
پاہیز ای احتیاک جا رہی ہیں وہ کسی طریقہ نہیں
حقاً اور نظریات کی روشنی میں مرتب کی جائی
سکے۔ اس مرحلہ کی تعلیم میں اسی مخصوص نصاب
کا اعتماد اگر اس بات کا تفاہی ہو کہ اس مرحلہ
کی تکمیل میں اس سے تباہ وہ وقت لگا جائے
جتنا اب تک اکاہ ای ایسا ہے تو سچی ایسا کرنا
چاہیے۔ اس کے پیغام اپنا سماج کو دنیوں بنا

بَدْرِيٰ تَارِخِي

ندوۃ اعلما کے علمائی شان خالص کے مشاہدات و تأثیرات

ان سعید الکربلائیہ - نگوں

دوستوں کو پیاس کی علی ہبہ ملے ہے۔

کھاتے کے لئے ایک بڑے تہذیب میں

تفصیلی ایک بڑا ہوں کے لئے میرزا

گرنسان بھی جو بھی ہیں، لکھا را کھدا آجی

ہے اور پسکون طور پر اس ضرورت سے

وگ ناران بورنے کے لئے بھی تھے کہ

لکھا سامو تو عجیب بھیں آیا نہ وہ کے نام

اد نظیں کا جان بہترے اس بھلکن تھا،

وہ سلاماً محی عزان خان مدد سلطنت اعلیٰ کے

ترتب بھی، اور ترتیب بھی اپنا ایک خاص جلد

رکھا گئی۔ اٹھ قابل ان سب کو اپنے خپڑے

ڈالے۔

شائستہ

کبت خالی نہ وہ العسلہ کے دوست

بالیں ناشن کا انتقام تو بچھے بھجن کو

خاڑ کریں، خود علی گھوسم یو یو یو یو کے

والیں چاہسل جناب علی محمد خسرد صاحب تو

یو یو یو یو یو۔ ملا اکرم صوفی مسیحی

کام کے ارشادیے والے ہرگز نہیں بہت کہ کوئی

جانے میں کھڑو صاحب کے نوق و نفاست کا

پتہ دے دیں۔

پنڈال

آٹا غفاری شان اور دوست پنڈال،

کرسیوں کا پورے شایانے بس ایک بھی و

غیر بھر نہم و ترتیب بچھے بھجیں کہ دامت

باقاً نے جانے والوں کو دفت نہ چاہئے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے 2 الگ الگ دلائل کے گھٹ بھی میں

باب مکمل بھل و بھج کر اسکوں میں آنسو کی،

بھر و سکون اور بھت کے ساقطہ پر دکانی

یقیناً اور تیکن اہم قاتالله

و تدبیک من المشکن۔ (المحل / ۱۰)

(یقیناً اور بھم خود ایک بات تھے، اور

کو صاحب تھا۔

اسٹیج

اسٹیج پر بھی کئے جائیں ملکہ اول

کا طبقہ خاک کے طایب انتظام حاصل نہ

والوں کی اعلیٰ بھیجہے اور سادہ فوریت کا

ارش اور نیا سائی کو مر سوت نہیں تھا

کہا کہ آپ لوگوں نے مجھے خدا دینا ش

دیکھ کر دو ہجہ جناب تھے جو دنیوں کے

خالص نقاد ہیں، اور دو بھی خود میں کے

حاملین کی ملکیت کے نزدیک اور خاتم

ہرگز نہیں تھے۔

دست و پستے کے کمی کس طبق ملکہ نہیں تھا۔
اگر ہر دوست نیسیں بیان قوتاب سے خا-

جیں میں خرم بھائی احمدی میلس نہیں، اور مرض

بیرونیوں کے تھوڑے کے افراد

تو سائے اگلیں تکن شرکا اجماع کو تائیں

بڑھی تھی کا شرف حاصل ہوا۔ اعلیٰ اس شرک

کیا تاریخی سر تھے اس کو تائیں

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

الحمد لله کر نہ وہ العسلہ کے ۵ مہار
یہ لوگ کمی با مقصود اس طبق تھیں کہ افراد

بیرونیوں کی قوتاب سے خا-

جیں میں خرم بھائی احمدی میلس نہیں، اور مرض

بیرونیوں کے تھوڑے کے افراد

تو سائے اگلیں تکن شرکا اجماع کو تائیں

بڑھی تھی کا شرف حاصل ہوا۔ اعلیٰ اس شرک

کیا تاریخی سر تھے اس کو تائیں

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

دین اور مسلم دین کی ملکہ ملکہ تھیں جو
دیکھ رہا تھا کہ قابل بیان قوتاب سے یہ ملکہ ملکہ

امت کے ہر فرد کے نیسیں بیان قوتاب سے خا-

جیں میں خرم بھائی احمدی میلس نہیں، اور مرض

بیرونیوں کے تھوڑے کے افراد

تو سائے اگلیں تکن شرکا اجماع کو تائیں

بڑھی تھی کا شرف حاصل ہوا۔ اعلیٰ اس شرک

کیا تاریخی سر تھے اس کو تائیں

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

دین اور مسلم دین کی ملکہ ملکہ تھیں جو
دیکھ رہا تھا کہ قابل بیان قوتاب سے یہ ملکہ ملکہ

امت کے ہر فرد کے نیسیں بیان قوتاب سے خا-

جیں میں خرم بھائی احمدی میلس نہیں، اور مرض

بیرونیوں کے تھوڑے کے افراد

تو سائے اگلیں تکن شرکا اجماع کو تائیں

بڑھی تھی کا شرف حاصل ہوا۔ اعلیٰ اس شرک

کیا تاریخی سر تھے اس کو تائیں

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری قبضے

ساختے دھکر ہو کر حضر شہزادہ دکانی

تھام اور خوشی ایت کے علی تفابر جن کے

کے دو دو وقت کے پر دو گرام پوری

سے مارکس دینیہ اور سارکار ملک کو خصوصاً اور مسلمانوں کو عوام پر وقت گھپلنا کرتا ہے۔

یاد ہوا تو قمرے کے علاوہ اگر بھی ہوئے خخت یا اور صاحب فراش ہوں، موسکو کو رُدما

زیانی ہی اور کاریج بھی۔ ملک کے ساتھ کافی تھے، غور سے پڑھا۔ بیرے یہ دل کی

دھونت نامہ تھے کے ساتھ کافی تھے بھی تھے، غور سے پڑھا۔ بیرے یہ دل کی

آواز ہے، اُنہوں کا حکم ایسا کیں رب العالمین اپنی قدرت کا لامے ان سب اعلیٰ مقاموں

کو جلد پایا جکھل کر پوچھتا ہے اور ہمارے تذہبہ احمدنا کو دین کا سارہ فرمادیا وی

عقلمندان کا ہمارا بیان تھا۔ این فرمائیں

اپنے جلد فتح کا رخ حضور حناب مولانا جلال الدین تدوینی اور مولانا

محمد وقار عالی، جناب سب اعلیٰ امامی، جناب فتحی مسیح المحتسب ندوی، جناب

مولانا مسیح احسن ماس اور دیگر نام اسکان و ملکمن کو سلام منون اور اخدا موصی و نیاز

بیش فرماںکری کا موقع دی۔ اجلاس کا کامیابی کے لئے رات دن دھاگو ہوں۔

ناظر

عبد القیم ندوی

۱/۲۹۲ نیشنل بل بی ایریا کرچی ۱۹۶۵

مذہب العمل اکا اجلاس اور غلط فہمیاں

(مکتوب صوفی نندہ راجحہ کشیدی)

آزادی جنم کے بعد نہادہ احمد، کا موجودہ اجلاس سلائف کا پہلا جماعت کے کمیں

لی خود اقادری دولت کا فیری صلاحیتوں کا سچھ خطا ہو ہوا ہے۔ اس اجلاس میں تھے تو حکومت سے

ٹکوٹ شکار تحریر کر دہرا کیا ہے۔ حکومت کو کوئی مدد یا باذخی گھا بی۔ غرفت میں کے کسی

بھی جنبہ کو کوئی بھروسہ ہیں پہنچا لگا۔ اُنکی الحکومت میں اکٹھلے ملے تھے

اس کے باوجود اجلاس ہی کے دو دن پیش میں ڈگانیاں اٹھیں اور وہ یہ سب سے

ایک تباہ گئے ہیں تھے۔ ہر ہے انسان نے بھروسے۔

مذہب کے کارپروڈا حکومت کے ہاتھوں بک گئے

یہ گانیوں کا خوان یہے اور دلیل یہ ہی جاتی ہے کہ حکومت نے اس اجلاس کا ناقہ

کے لئے ہر قسم کی سوتھیں ہے جو فیصلے میں گھر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لئے اُنکی لکھنی اتنا

بڑا احمدی ہو رہا ہے کہ جتنا امراضیں ایسا نہ ہے کا تھا تو کیا حکومت میں کیا جزا دیتی

ہے کہ اس کے لئے ہر ملکن ہو ہوئے ہیں وہ مل جائے۔

فریض کا سالا ہے کی پیدا نہ کرہا اسیلیکی دو دراز جو گھر میں

سیکھوں میں کیا دوسرے کو سوتھیں ہوں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

وزیر دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

تو نہ دوسرے کی تھیں کہ دوسرے کو سوتھیں ہوں۔

سے مارکس دینیہ اور سارکار ملک کو خصوصاً اور مسلمانوں کو عوام پر وقت گھپلنا کرتا ہے۔

یاد ہوا تو قمرے کے علاوہ اگر بھی ہوئے خخت یا اور صاحب فراش ہوں، موسکو کو رُدما

زیانی ہی اور کاریج بھی۔ ملک کے ساتھ کافی تھے، غور سے پڑھا۔ بیرے یہ دل کی

آواز ہے، اُنہوں کا حکم ایسا کیں رب العالمین اپنی قدرت کا لامے ان سب اعلیٰ مقاموں

کو جلد پایا جکھل کر پوچھتا ہے اور ہمارے تذہبہ احمدنا کو دین کا سارہ فرمادیا وی

عقلمندان کا ہمارا بیان تھا۔ این فرمائیں

اپنے جلد فتح کا رخ حضور حناب مولانا جلال الدین تدوینی اور مولانا

محمد وقار عالی، جناب سب اعلیٰ امامی، جناب فتحی مسیح المحتسب ندوی، جناب

مولانا مسیح احسن ماس اور دیگر نام اسکان و ملکمن کو سلام منون اور اخدا موصی و نیاز

بیش فرماںکری کا موقع دی۔ اجلاس کا کامیابی کے لئے رات دن دھاگو ہوں۔

ناظر

عبد القیم ندوی

۱/۲۹۲ نیشنل بل بی ایریا کرچی ۱۹۶۵

(مولانا) سید عبد الرزاق

مریودہن ضلع قلاب سبیٹ جہا رخ

۶۲۔۱۴۔۲۶

اللہ تعالیٰ کا شکر اور اکرتا ہوں

ریاض الدین احمد (سالان پر پس اسلام کا لحاظ اکابر)

"نیس افزار"

مزاغاب روڈ۔ لاکباد ۲۱۰۰۳

قدح محترم۔ اسلام علیکم

ایدھے کے کافی نظر کی شدید مشنویت کے بعد اب تدریس مکون ہو جائے کافی نظر

کی شاندار کامیابی کے لئے اُنہوں کا شکر ادا کرنا ہوں۔ اور ہر تدریس خدمت آپ جسے

محفل اور نیاض و قوت کے ہاتھوں پریس کریں ہوئے اور بھی جائے شکر ہے۔ اس لگانے کا رکر کے

شنا اور دھارے کے جو ضمیرے پریس ہوئے ہیں وہ مل جائے۔

کافی نظر کے سوچ پر ایک مقامیں نے پڑھا اگر قلت و قوت کی وجہ سے پورا

مقامیں پڑھ سکا۔ یہ مقام رفع احمد رحیم صاحب نے لیا تھا اور دھرے کیا تھا کہ اس

کی ایک نقل حجاب والا کو خدمت میں پیش کر رک گئے۔ ایدھے کے وہ ارسال خدمت کریں گے۔

والسلام

دعاویں کا حباب

ریاض

انشا واللہ عالم اسلام کی بیداری کا باعث ہو گا۔

بھل ۲۲۔ مرحوم الکرم ۱۹۵۷ء

نہد منا المرحم حضرۃ اللہ استاذ الفاضل استاذ بھن علی الرؤوف التورات فیمکم

اسلام علیکم درجۃ الشہادۃ

ایمکر کرنا گاہی من تعلقین و متولین دارالعلوم ندوۃ العسلام، بیرونی عائین

اللہ استدی اللہ دامی الحمد للہ

خداوند مصطفیٰ دامت برکاتہا علیہ

الله علیکم درجۃ الشہادۃ

اذباں صفت کا مدد مانیت تھا اسے آپ کی مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

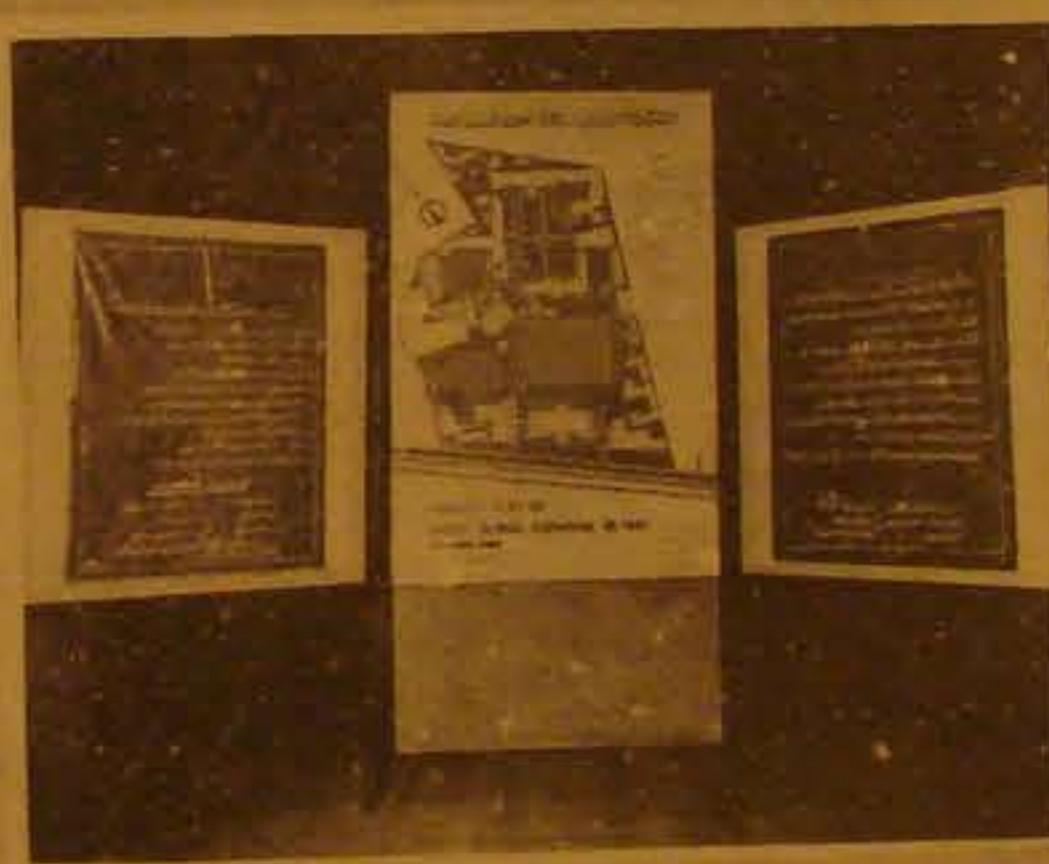
عوام پر مدد مانیت تھا اسے آپ کے مد فرمائے اور آپ کے قیوں و قیادت

اجلاسِ ندوہ کے علمی و ثقافتی نمائش کی چند جملکیاں





خون دل و جگرے ہے سر را یہ حیات ہے۔ فطرت ابھو تر گنگ بے غافل! نہ جلت گنگ



۵۔ ڈاکٹر ماس الپارال ہین ایم

ایران۔

۶۔ سید محمد علی علی مارک

ریس انتخابی اشی میں۔

۷۔ پروفیسر مسعود حسین خان

ٹیکنیکل نظریہ کا آغاز ہوئے۔

فکر ہیں، انشا اللہ وقت برلن دوپول

علم محمد خسی و کوئی نقطہ نظر

پس اختلاف کریے ہوئے کیا۔

تک طلبہ دار العلوم کی عالم العرب سے

موضعی کے خیال مدد علی مدار

واقفیت کا معاملہ ہے اس کا پورا سال

جیس صنعتی تعلیم کو داخل کر دی

بے ان کے قیام کابیناری مقصود

ہی فوت ہو گئے گا۔ انہوں

عماڑیہ درست ہکہ دار العلو

کے مقاصد کو پیش نظر کہ کر

اس کے نصاب تھا جوہ میں متاب

تمدید کی جاسکتی ہے۔ تاکہ اس

فلادھریہ والی طبلہ احاس

لکڑی میں مبتلا ہوئے دین عصر

کے قاضوں پس ہم آہنگ میکن

لیکن جہاں تک ان مدارس میں

ٹیکنیکل المیوپ کے قام

معاملہ ہے اس سے

نهیں کیا جا سکتا۔

پویا کے عرب مدارس میں صنعتی تعلیم کا معاملہ

بیکاری میں ہے، یہ اچھا جواہر

اقوام آسان نہیں ہے، یہ ایسا جو اک

آج ہی دو صورتیں کے مقابلہ

سے مبارکہ ہوئی کے

باہم مختلف نقطہ نظر سے آگئے اور

بلاشبہ دونوں ہی نظریے، قابل غور و

فکر ہیں، انشا اللہ وقت برلن دوپول

کے نقطہ نظری خسی و کوئی نقطہ نظر

کے اختلاف کریے ہوئے کیا جائے گا۔

آج کا اقبال کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

نہیں تھے اسی کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا جو اکیلہ کی طرف سے کارکنان

کے نقطہ نظر کے تھوڑے تھوڑے

میں ایسا ج

نذرِ العلماء کا جشنِ تعلیمی ملیٹ اسٹ لامیہ ہر شد کی تاریخ میں ایک نئے باب کا افاف

شاهدِ رامنگری

ندوة العلماء کا ۱۵ سال جشن نظمی ایک ایسا ہیں الافوانی اجتماع تھا، جسے ہم ملتِ اسلامیہ
ہند کی تاریخ کا ایک اہم سورہ قرار دیں تو جما الغرہ ہو گا۔ آزادی کے بعد اس سزدہ میں مسلمانوں کو فوجی
جہاز نما آذانوں سے گزرنا پڑا۔ برشیبہ از نڈگی میں تعصُّب اور تنگ نظری اور سلسلہ فرقہ و راذفادات کے
یتھے میں مسلمانوں کے ہادوں اکٹھے تھے سلانوں
کے ذہن میں یہ بات جنم گئی تھی کہ اسی ملک میں
سکون و قرار ان کے مقدار سے اٹھ گیا ہے وہ
ہر وقت بستر بامسے تیار رہتے تھے موقع ملٹی ہری
سرحد پار آ جاتے تھے۔ اس ماہول اور ذہن کے
خلاف جدوجہد میں حضرت مولانا ابو الحسن عسلی
ذوقی پیش پیش تھے۔ انہوں نے ایک طرف تو
تعصُّب و تنگ نظری اور نظم و فارت گری کے غلط
طریقے تھوڑی اور بے باکی کے ساتھ قائم زور زبان
رونوں سے جہاد کی اور اس کے ساتھ ہمیں مسلمانوں
میں خود داری، خود مشناسی اور خود اختدادی کا
جنہے ساکتا۔ وہی کے مسلمانوں نے کوئی لوگوں

نے سورج کے ساتھ دالیت کیا ہے مسلم قوم
عرب ملک کے ڈوبتے ابھرتے تاروں اور
ماتے ہوئے چڑھوں سے نہیں وہ آنکھ بند کے
نہیں سے کسی کی انکلی پر کر جانے والے نہیں، تہلہ
کے افراد کے بھروسے پر فصلہ کیا ہے کہ ان کو کام
مراسلامی تعلیمات کو سینے سے لگانے کی کتابے
بنا کی کوئی قوم عرب ہو یا بھی اسے بے قطبی
مدد و گدراں ای اختیار کرے۔ مولانا علی ربانی کے
ناظمی جو خود اعتمادی ہے اس سے یہ ورن
ہمان تاثر ہی تھیں مرعوب بھی ہوئے۔ بھی نہ
اس علمی اخبار کے اختداد اور اس میں تحریک کے
وقت کی خواہی کے لئے سوالات اعلیٰ ربانی اور کلاندان
کے لئے نشکر کے گھرے جذبات کا انجلیا کیا۔
اجلاس کا ایک اہم حصہ قطبی تائش تھی۔
جس کا اہتمام ندوہ کے مرکزی بال میں کیا گیا تھا۔
اس میں لفظیں، چارٹوں اور کہتوں کے ذریعہ
کے بعد سے اپنے اپنے دینی و علمی خدمات کو اس پوش
خواز میں پیش کیا گیا تھا کہ یہ نظری یا یہ تصویر
سازنے آگئی تھی۔ اگر اس تائش کو محضہ کریں جائے
درستک کے مرکزی شبر دل میں اسے دکھانے کا
اجرام کیا جائے تو اس سے نصرف ندوہ کی خدمات
کا اندازہ ہو گا بلکہ اپنے اسلام کے کارناموں سے
بھی لوگوں کو واقعیت ہو گی۔ اتنی ساری مسلمات
کا انتہے فرید اور سلیقے سے بکھار کر ناکارکان ندوہ
کا ایسا کارنامہ ہے جس پر وہ بخار طور سے غمزدار کئے

لقاء ص- ندوة العلماء - المحرّك، المُحرّك

نہ سمعت کی کیونکہ عربی زبان ہی قرآن دست
کے فہم کی کلیہ اور اس کے راز اپنے سربرہ کی
ایسی ہے۔ دارالعلوم نے کبھی عربی زبان کو تقدیم
اور مردہ زبان (جس کے بولنے اور لکھنے والے
اس دنیا میں ناپید ہوں) نہیں کھا جائیکہ مہرستان
نے اس زبان کے ساتھ ہی مسلوک کر دکھا تھا۔
فہاب درس میں خودہ نے ان خدمتی علوم کو جو
برضوعِ دیناتِ میتی لے جو بخوبی اس کو دیا۔

پست ہی کم لارڈی اور ان ل جعل ایسے جدید چشم
داخل درس کئے جس کی موجودہ دور کے عالم دین
کی جو ملتِ اسلام کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔
شروع تحریر درت پیشی آنے ہے۔
دارالاسلام نے اس بات کی پیوری
کوشش کی کہ اسلام کے ایسے راشی دستارج
تیار کئے جائیں جو دینِ عیسیٰ کو جو بید دنیا

ہوتا ہے جادہ پیاپھر کاروائی ہمارا

نہ دوہ لعْلَاءٍ - ایک تحریکی ایک دارہ ایک

ندوہ العلام پھر ان معاصر کی تحریک کے لئے سرگرم عمل ہو
وجود میں آیا تھا ایک نجوس آئندہ بات ہے اور اس مسئلہ میں ندوہ العلام
حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی کے اس اعلان کا تمام اسلامی دنیا ب
سلاموں میں پُر جوش پیر مقدم کیا جائے چنانکہ ندوہ کی جو اصلاحی تحریک
قبل سطح ہو گئی تھی اس کے لئے ۔ ۔ ۔
” ہوتا ہے جادہ یہاں پھر کارروائی ہمارا ”

زنان الصارك

عبدالحق حقانی - مولانا شاہ سلیمان چھواروی
منشی امیر علی کوروی - منشی احتمام علی کاکو روی
مولانا محمد ابراہیم آروی - تاضی محمد سلیمان نصیر
مولانا شاہ الشداد مرقری - مولا سر جیم بجنی - مولا
سیع از زنان خاں (استاد میر محبوب علی خاں
نظام دکن) مولانا خلیل الرحمن سبانپوری (فرزند
مولانا احمد علی صاحب محدث) مولانا عکیم سید عبد الجبار
صاحب - مولانا سید علی حسن خاں (فرزند فواب
صریق علی خاں والی بھوپال) مولانا مکرمہ اکرم
سید عبد العلی صاحب -
اور آج اس کی باگ ڈو رعنہ حاجت
کے جلیل العصر عالم دین اور عربی واردوزی
کے زبردست خطیب و ادیب اور علوم اسلامی
اور متعدد رئیسی کتابوں کے مصنف حضرت مولا
ابوالحسن علی ندوی کے باعث میں ہے - مولا
علی میان ندوہ کے اغراض و مقاصد کے باعث
میں لکھتے ہیں :-

” دارالعلوم ندوہ العلماء کی بیانیہ میں
دجھیہ کے انتراق اور اعدال و توسط کے احوال
پر کھمی گئی۔ ذمہ داران ندوہ العلماء کا خاتما
تھا کہ دین ایک ایسی ابدی اور حکم چیز ہے جس
میں کسی تغیر و تبدل کا امکان نہیں، لیکن علم ایک
تغیر پذیر شکل ہے جس میں مژودت اور وقت
تقاموں کے علاط سے تبدیلی اور حزف و اضافہ
مہر کرنے والے

دائرالعلوم کا مقصد اصلی ایمیت کے
بیان میں ہے۔

مختلف فرقوں کے درمیان (جو عقا دروازہ کار دین میں تتفق ہیں) اتحاد و یک جمیع پسیدا کر سکتا، شروع ہی سے ندوہ نے علوم اسلامیہ اور فنون درس کو تجزیہ پر اور مسجد مذہبیہ ترسمیت نئی کے لائق سمجھا۔
دارالعلوم نے خاص طور سے قرآن مجید کی طرف ایک ابتدی پہنچام حجات کی چیست سے توجہ کی، عرب زبان داروں کی تعلیم کی طرف بھی ایک زندہ اور سچے یہ زبان کی چیست سے توجہ

”زمین میں“ کیا ہے، یہ بتائے
کی بجائے اسے یہ بھی بتایا جائے
کہ انسان کے قلب و روح کی حدت
کیا ہے۔ انسان کی تشكیل کا راز
کیا ہے۔ اور وہ ماہر کیا ہے
جس کی مانعیت ہے انسان کی
تشكیل ہونی ۴

ہم اکتوبر اور جو ہر قریں تجھے فتنہ کر کے دے کر دیا اور
تھام خضا پیدا کر دی۔ پھر بھی آدمی جیان تھا وہیں
مکا۔ انسان بربن سکا۔ چوریاں اب بھی ہوتی ہیں۔
تلک اب بھی ہوتے ہیں، جسونک اب بھی لگتے ہے۔
جنوک سے سب ڈپ کر مرنے کی رسم اب بھی
جا رہی ہے۔ عزیزی اب بھی فریضہ نہ اور مخدوش
ہی۔ دنیا کے بڑے بڑے قتل دنیا کی بڑی بڑی
بوئیزٹریوں میں پڑھے لکھے لوگوں نے کئے ہی
چاہے وہ قوموں کے قتل ہوں یا انفرادی قتل۔
اُن بڑی بوئیزٹریوں نے ایسے حاشرے کو ختم دیا۔
چار تخلفات کا آغاز بڑے سے ہوتا ہے۔
اور فیصلہ پستول سے۔ پھر کہاں کیا وہ انسان
جسے دافتہ انسان بنانے کے لیے اتنے بڑے
بڑے صوربے بنانے لگے۔

خایہ ایسے انسان پیدا کرنے میں ہمارا
مک بھی اپنی صدیوں کی تاریخ کے باوجود زماں
رہا ہے۔ اگر کامیاب رہتا تو ایرجنسی کا صورتیوں
سپورٹ کا جانا۔ ساری دنیا میں واویا پھا ہوا
ہے کہ انسان نہیں ملتا۔ ”گفتگی انسان بڑھ
گئے سائے۔“ کی بھی ہر نے سیما انسان پیدا
کرنے کے لئے بھی کچھ کی۔ اچھا سامس داں،
اچھا بیٹک داں، اچھا حضرانیہ داں، اچھا ریٹکی
داں بنانے کے لئے تو بچھ کر دیا ملکن وہ
شخص کہاں ہے جسے ہم واقعی ”اچھا انسان“ کہیں۔

کیا یہاں پہنچ کر بھی یہ محسوس نہیں ہوتا
کہ تعلیم کا یقیناً ہیں مقصود ہو گا کہ وہ انسان کو
”انسان کامل“ بنالے۔ ایک صالح حاشرہ کی
تکلیف کرے۔

الیے صالح معاشر ہے کی
تشکیل نا ممکن نہیں تو مشکل
ضرور ہے س دنیا میں چند تو
الیے ادارے ہوں جہاں دیگر
مفائد میں سے زیادہ اخلاقی اور
انسانی مفائد میں پر زور دیا
جائے۔ ”زہین پر“ اور

قارئین تعمیر جا سے: زیرنظر شارہ مصطفیٰ تعمیر حیات کی تدوینوں جلد کا آغاز ہر رہا ہے۔ ندوۃ العلماء کے ۵۰ سالہ اجلاس کی مناسبت سے داد پریہ خاص نمبر شامل ہے۔ آئندہ شماروں میں بھی بیہقی احمد تقریبی اور مقام شانع حوالکریں گے۔ ایک میٹر تعمیر حیات کے قلم سے اجلاس ندوۃ پر روپر تاز آئندہ شماروں میں ملائیٹہ فرمائیں (میں جن)

میرے حسّاسِ خمیز پر بہت بار ہو رہا ہے

ندیہ العلام کے پچاس سالہ اجلاس کے اختتامی جلسے میں مولانا سید ابوالحسن علی ندیہ
ناگلم ندوۃ العلماء نے اس اجلاس کے کارکنوں اور معاونین کا جس انداز میں شکریہ ادا کیا وہ کافر نوں
کی تاریخ میں شکریہ کا ایک انوکھا اور نامانوس مگر ایسا مرث طرز تھا، جسے سُن کر هر شخص آبادید کا
ادا ہر سامع متاثر ہوا، ٹپ ریکارڈ سے یہ تقریر دانیال احمد بھٹکی ندوی کے شکریہ کے ساتھ
ندیہ قاریین ہے۔

ان بھائیوں کا استقبال کی وجہ مارنے میں
یادگار رہے گا، ہم احتکا اپارٹمنٹ کو دھانخو
کرنے سے بچ کر تے بھی میکن اپ توک پر بھائیوں
کی طرح ٹوٹ پڑتے تھے۔ ہم ن آپ کا شکریہ
ادا کریں گے اور نہ اپنے ان بھائیوں کا شکریہ
ادا کریں گے، بھائی شکریہ ادا کرنے میں بکل
بیت بڑا خظو ہے اور اس خطربے کا کمی برداشت
نہ کر دیکھتے جہاں انسان میں بیت کی خوبیاں
ویس وباں کچھ کمزوریاں بھی ہیں، انسان برا
حسس واقع ہوا ہے اور بھارت ہمیشہ اپنی
ذکاءت حسن زدرا نزدیکی ہے اگر انہیں کسی
بھائی کا نام باتی رو جائے تو ان کو ناگوار بھو
اور احتکاچ کریں کہ مجھے سمجھوں گے اور اس سے خطربے
مول بینے کے لئے تیار نہیں ہوں، میں جیسا پتا ہے
کہ کوئی اس محلی سے رد ٹھا ہوا نہ اٹھے اور جو رٹھے
وہ من جائے جو پر انتہا کی رعن کا مارش ہو گی
وہاں جائز ہے کہ انسان کے لئے اگر مجھے فناں

غالب ہونا چاہیے کہ پرچیز دب جائے۔
حضراتِ ائمہؑ نے جو مکمل یادیے
اور صحیح سب استادوں نے جو مکمل یادیے
استاد کیا پیچر ہیں، اما رسولؐ نے تعلیم دیا ہے
حوالہ ذی بعثت فی الامین و صور لامتنہ
تیلوا علیہم ایمانہ دریکیمہ و علیہم الکتاب
والمحکۃ، رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم شرافت کا
سرخپی میں آج ویرایش جواہر اعراق یافتہ بعثتے
میں وہ آپ ہی کے طفیل میں آپ ہی میں تعلیم دیا ہے
کہ ہرگز کوئی سچتے چلتے راستہ سے کام پایا نہ اور تو اس کے
بھاگ ایسا عسکر کھجو، مگر حوصلاؤں میں کچھ ایسی تحریک
ہے کہ ہرگز کسی کا شکر، ادا کیا جعل، تو سجن اور قاتا
تو زان پسند ہوتا ہے کہ شکر یہ کھوئی ادا کی یہ کھن۔ لیکن
میں سلامتی رہ تعلیم دی ہے کہ یہ شکر کو مر جوں مان
شیخین کا اور جو یہ حکومت کے ان ذر و داروں کا
جھونوں نے مرات دن لگ کر اس شکر کی جو پریل
چلنے کے خالی ہیں تھیں، حمالی کر لی اس تھا اور
کہ اور نیکو کوئی تامل نہیں اور سچ کسی کو کہنا بخوبی
کا ذر نہیں ہے اسراوں صفات ہے میں احمد اللہؐ
سے صاف ہے کہ میں مسیح گناہی کا بھی شکر رہا
رتا ہوں اسکے دلے مکھوں میں راجحہ والے

دوستو اور بھائیو !
اس کے بعد آپ کے سامنے تجاویز پر
تناہی جائیں گل جس کو ہماری تجاویز کیٹی نے
ڈرافٹ کیا ہے اور صدر محترم نے اس پر نظر
ڈال لی ہے، اس کے بعد شام کے ہمارے منزہ
مہمان اور بزرگ شیخ حنفی جنک دعا کریں گے، اور
ان کی دعا پر ہر بل سخت ہو گا۔

اس سے پہلے میں آپ سے چند باتیں
کہنا چاہتا ہوں۔ یہ رے حساس ضیر پر بہت بار
ہو رہا ہے کہ میں ان فریقوں کا شکریہ ادا کروں
جھنخوں نے جان سے مال سے اور اوقات سے
اور اپنے عرق ریزیوں سے اس جلسے کا انعام
کیا، وہ بہت بڑی تعداد میں ہیں، یہاں تک کہ زرگوں
فضلاء، ابناۓ قدم، اسمازہ اور طلباء کا شکریہ
ادا کرنا بہت خوشگوار کام ہے اور یہ دھوم
دھام سے کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ضیر پر
اس کا بارہ ہے اس لئے کہ ان کا کام میری رکاہ
میں اتنا بلند اور جذب اتنا قابل قدر ہے کہ
محظی اذیث ہے کہ بجائے میں ان کے ساتھ انھا
کے نافعی نہ کروں اور اس جلس کی ناقصی
نہ ہو، جس خلوص کے ساتھ انہوں نے کام کی
ہے میں نام لے کر اور اس کام کی پیمائش کر کے
میں ان کے خلوص اور احساسات کو بخوبی میں
کرنا چاہتا۔ میں بڑی کشمکش میں مستلا ہوں
کہ جلسروں، شنطیبوں اور کاغذ لسوں کی روایت
یہ ہے کہ آخر میں شکریہ ادا کیا جائے اور
اس کا تقدیر یہ ہے کہ میں نام نامہ کا
شکریہ ادا کروں اور ان کے کاموں کی توت
بتاؤں کی کس کس قسم کے سیدالنوریں میں انسوں
کام کیا، لیکن میں ان کی محنتوں کو دیکھ رہا ہوں
اور ان کا رانوں کا جاگی، ان کا دھوپ
میں دوڑنا، ان کا اپنی پیٹہ بیانا، ان کا اپنا
کھر بار تھوڑا بیاں کیں اگر کمی دن کے لئے پڑ جانا،
ابنی سورڑوں اور سواریوں کو وقف کر دینا،
ہر قسم کی ناگواری کا سینا، ہر قسم کی تینوں کو
شرب کی طرح گھول کر پی جانا یہ سب یہ رے
سامنے ہے، اور جس دیکھ رہا ہوں کہ سے
کم آرام دہی کرتے ہیں اور اس کا کوئی انعام

وستاکے ساتھ ان کے ترجمان بن کر عربیوں کو اور مانی اور تعلیم کے درسیال زبان کی تغیرتوں اور تقاضوں کو سمجھا تھا۔ میں اس بحث کی روشنی میں کاملاً مصدقہ اسلامیات کی درس و تدریس میں جس طرح قدیم علمزد کے نامہ میں اور عالم اسلام میں سب سے زیادہ بلند پایا اور قدماً اور ہندوستان میں اسی طرح اسلامیات کی درس و تدریس کا ابتدئی کامیاب ساقچہ بھی ہندوستان نے ہی فراہم کیا ہے۔

اس آواز میں الہمی دلکشی بھی کہ اس کا
گوئیج دوڑ دوڑ کے پیچے ۔ مولانا ابوالکلام
آنند نے اس کو لبیک کہا ۔ اور اپنی سیاسی صرفت
کے باوجود برابر اس کی حیات کرنے رہے ۔ مولانا
سید عبد الحمی رائے بریلوی جیسے خلوت پسند اور
علمی ذوق کے آدمی نے اپنی ساری زندگی اور
کام میں لکھا دی ۔ ان کے فرزندوں داکٹر اسی
عبد العلی اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور
دیگر اہل خاندان نے یہ روایت اب تک ناتائق
رکھی ہے اور اب تو خودہ اور علیاں لائز
و ملزوم ہو کر رہ گئے ہیں ۔

دارالعلوم ندوہ العلماء کو عالم اسلام میں
ٹری شہرت و امتیاز حاصل ہے لیکن ۱۸۸۸ء میں علمی حیثیت
کے اسلامی دنیا کو یہ بھی مسلم ہو جائے گا کہ تنگ
خست کی یہ عمارت اس کی روح اور اس کے اثرات
ہر چیز کی ابتدا ندوہ العلماء کی تحریک نے کل تھی ۔

ندوہ دھرمیت پیڈا رہے ۔ مولانا
کو فروع دینا ۔ علمی اور تحقیقی ذوق کو پروان
چڑھانا اور ان مقاصد کے حفظے اور علم بردار
پیدا کرنا، یہ سب چیزوں خود بخوبی ہوتی گیں ۔
ندوہ العلماء کی تحریک اپنی جگہ اتنی جاگہ اور
عمری تقاضوں اور زیان و مکان سے ہم آنکھ
اور درست رُنگ پر بھی کہ تحریک نے دارالعلوم کی
مکتوسوں شکل اختیار کی اور دارالعلوم نے وہ افراد
پیدا کی جو قدم و جدید کے انتراجم کا احساس
رکھتے تھے ۔ اور علم و عمل کی ذمہ دار یوں کو پورا
کر سکے تھے ۔

ندوہ کی تحریک اور اس کا دارالعلوم
دو قریب القلاں و تبدیلی کی ایک خطرناک دور
کی پیداوار تھے ۔ دونوں نے اپنے وجود میں
آنے کا جواز فراہم کر دیا ۔ ایک پوری نسل کی
ذمہ دستی تربیت کی ۔ اپنی فکر اور علمی سرگرمیوں سے
ہندوستانی مسلمانوں پر گہرا اثر ڈالا اور عرب

مدونہ علماء کی تحریک اور مس کا دارالعلوم

تدریس فکر و عمل سے نگاہ خارجہ لعل ناب

جـن واصف عـثـان

انہیوں صدی کا پورا اپنے انتساب اور
ریلی کی آئندیوں کا خدا۔ جس نے بے شمار ریلی
و غیر مغلی کر دئے، ان بندیوں کی اتنا شدت
ہے، جب دو برس کے اندر لکھنؤ اور دہلی
یادشاہتوں کا خاتم ہو گیا، اور پوسٹ شاہی
رسیں ملک سے لے کر پشاور تک غیر ملکی اقتدار
کیم ہو گیا، جس کے پاس نئے زمانے کے سب
لیار تھے۔ یعنی بار سفری تہذیب نے شرقی
تھیں کو ہندوستان میں فصل کیں شکست دی
پوری بے رحمی سے زندگی کی ان اقتدار پر
شروع کر دیا جو صدیوں سے ہندوستان
و افغانستان، مغولوں اور ہرام سب کو
وجہان سے زیادہ پیاری بخش۔
فرنگی ساریج سے فوجی میدان میں غلبہ
بر اخراج اور سماں میں مغلیہ کی

البيان حار

”دارالعلوم بندراعسلان“

یہ نظرخشن نتیجہ کے لئے "مسٹر زمین" برسر زمین "کے طور پر" حاصل العلوم
العلماء " ہی میں " خشن " کے موقع پر کہی گئی تھیں۔

نرودہ العجل اکہنے بے سر حشرہ علم و مہر کی گلستانِ علم و دانش گلشنِ فن کر و نظر
یہ بھاولِ ععلم و فن کیسے نہ ہو گا با مرد اس میں شامل جب کہ یہی خود دروں خون جگہ
جگہ کاے پر خ نرودہ پر زبس مہر و نجم کیقدر اگلے یہاں کی خاک نے لعل و گہم
ملت بیتلے پائی ہے جو اس سے آبرد
کاروانِ آرز و منزل بہ منزل گاہ مژان
جس کی پاکیزہ بھر میں زیر زمیں پوسٹ میں
ترستی جوتی ہے طلب کی یہ جو اس انداز سے
ہیں یہاں حسن قدمت کی جہاں رعنائیاں
ہو دھول میں گر متارع بے بھائے سور و ساز
حضرت اقبال نے دیکھا تھا جو خواب ہیں
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تایہ خاک کا شغیر

ستقبل کے لئے ندیۃ العلماء کا ہمہ گیر منصوبہ

عہد حاضر کے نئے تقاضوں کی روشنی میں ندیۃ العلماء کے ہمہ گیر تعلیمی و تعمیری منصوبہ، کی چند جملکیاں۔

(۱) **تعلیمی میدان:** تعلیمی میدان میں
ندیۃ العلماء کا اس سب سے پہلے بنا دیا جائے۔ اور اس طبق بنا لیجے کر آئے والوں
کو کوئی سکتوں نہ رہے جائے۔

۵۴ اگر ۲۵ فروری و ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء

اہم ترالیں کے مدد و مدد میں اسکے
کوئی قبول نہ رہے اور اس میں برکت مطابک اے اور
دن کی کتب سے ہر ہفتہ کوئی خدمت کی قومیں عطا فرازے۔

خلاصہ

۱. ادبیات کے صدوں فضاب کی تاریخ کے
لئے اضافہ کرنا، اقامت علمی کے معنی اجزا
کا تدوین جدید،

۲. ادب عربی کے فضاب کی تکمیل۔

۳. علم جدید کا انتشار اسکے ثواب کی تکمیل۔

۴. ذکرہ بالادریات کے ساقچہ پلے۔

۵. اعلیٰ میانہ کارکردگی اور سماجی خدمات
کی تدوین کا دارہ دریں ہو۔

۶. معدہ العلیین (پنجشیر گلزاری) کا تعلیم

بے وہ جدید فضاب کی تیاری کا ملکیت کام ہے جس کا
نئی لابربری کا قیام۔

۷. لابربری سائنس کی تعلیم کے لئے ایک
شہزادی کی ساخت و تابع،

شہزادی، (اردو اولی، انگریزی)

شہزادی اسلام،

شہزادی عربی، (ایران)

شہزادی خلق، جیسے شہزادی ہوتے۔

۸. طلبہ کے سفر اور دورے (از دون
ملک)۔

۹. شہزادی تعلیف،

جیسے سب طبلہ (اپنے ذوق کے طبق) نے جائیں

اوہ عصری اوضاع پر تربت ماسالہ کریں اور
پانی کی بہت زیادہ تغیرات پر اسی شہزادی ادا و
ادارے کی تعلیم پر کامیابی کی جائے۔

۱۰. شہزادی تعلیف،

شہزادی اسلام،

شہزادی عربی، (ایران)

شہزادی خلق،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۱۱. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۱۲. شہزادی تعلیف،

شہزادی اسلام،

شہزادی عربی، (ایران)

شہزادی خلق،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۱۳. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۱۴. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۱۵. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۱۶. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۱۷. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۱۸. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۱۹. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۰. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۱. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۲. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۳. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۴. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۵. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۶. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۷. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۸. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۲۹. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۰. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۱. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۲. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۳. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۴. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۵. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۶. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۷. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۸. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۳۹. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۰. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۱. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۲. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۳. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۴. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۵. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۶. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۷. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۸. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۴۹. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۰. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۱. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۲. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۳. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۴. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۵. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۶. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۷. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۸. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۵۹. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۶۰. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۶۱. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۶۲. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۶۳. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۶۴. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۶۵. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۶۶. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

۶۷. شہزادی تعلیف،

شہزادی ملک کی خدمت کریں۔

